71

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی اَن یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۴ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۶۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آٹھ روز سے سر میں درد ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے ؛

میاں محمد احمد خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ آج بغرض تبدیلی آب و ہوا شملہ گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عالم روحانی کے یوسف کے لئے دنیا کا ہر ذرہ زلیخا صفت ہے

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے۔ کہ ایک طرف پیدا ہوتا۔ اور ایک طرف مرجاتا ہے۔ اور نیز اس کی بنا اُس حُسن پر ہے۔ جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حُسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے۔ کہ وُہ حُسنِ روحانی جو حُسنِ معاملہ اور صدق و صفا۔ اور محبتِ الٰہیہ کی تجلی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ اُس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق التحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ وُہ وُہ یوسف ہے۔ جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حُسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں۔ کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے۔ فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اُس حُسن سے شناخت کیا جاتا ہے۔ جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔ اور مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارہ میں یہ موزوں فقرہ سنایا گیا۔ ع عشق الٰہی وَسّے مونہہ پر ولیاں ایہہ نشانی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط اور دستی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے :-

بذریعہ خطوط

۵۰۸	مسماۃ دھانو صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۰۹	غلام رسول صاحب	"
۵۱۰	مسماۃ سون والی صاحبہ	"
۵۱۱	محمد الدین صاحب	ضلع گجرات
۵۱۲	راج بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۱۳	عائشہ بی بی صاحبہ دختر جلال الدین صاحب	"
۵۱۴	عائشہ بی بی صاحبہ بنت نواب الدین صاحب	"
۵۱۵	ابراہیم صاحب	"
۵۱۶	نثار اللہ صاحب	"
۵۱۷	فتح علی صاحب	"
۵۱۸	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۵۱۹	تاج خان صاحب	پوری
۵۲۰	بی بی خدیجہ	میمن سنگھ بنگال
۵۲۱	Pear Sheikh	"
۵۲۲	شیخ عبد الرحمٰن صاحب	"
۵۲۳	مجید بی بی صاحبہ	"
۵۲۴	حمیدہ بی بی صاحبہ	"
۵۲۵	Dulejan.	"
۵۲۶	Ijjat Sheikh	"
۵۲۷	ایک صاحب	ضلع راولپنڈی
۵۲۸	عبد الرحیم صاحب	کولمبو
۵۲۹	کے۔ او سید علی صاحب	"
۵۳۰	ہدایت اللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۵۳۱	نواب الدین صاحب	" گوجرانوالہ
۵۳۲	چودہری اللہ دتا صاحب	" سیالکوٹ
۵۳۳	سید بشیر احمد صاحب	" "

دستی بیعت

۵۳۴	میاں خدا بخش صاحب	شاہپور
۵۳۵	سارہ بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۳۶	احمد جان صاحب	ہوشیارپور
۵۳۷	امۃ القادر صاحبہ	گورداسپور
۵۳۸	رحمت بی بی صاحبہ	"
۵۳۹	فضل بی بی صاحبہ بنت جلال الدین صاحب	"
۵۴۰	علم بی بی صاحبہ اہلیہ رحمت اللہ صاحب	"
۵۴۱	حتاب بی بی صاحبہ اہلیہ پیر محمد صاحب	"
۵۴۲	Mr. Mohd Kased	میمن سنگھ بنگال

مستریان مباہلہ کی درخواست مفلسی نامنظور

مستری عبد الکریم و فضل کریم مالک کارخانہ مشین سیویاں جو کسی زمانہ میں قادیان میں رہتے تھے۔ اور پھر احمدیت سے منحرف ہو کر امرتسر چلے گئے تھے۔ اور اب تک ان کی سکونت امرتسر میں ہے۔ انہوں نے گذشتہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں جناب سینئر سب جج بہادر گورداسپور کی عدالت میں یہ درخواست دی تھی۔ کہ قادیان میں جس جگہ ان کا ایک مکان بنا ہوا تھا۔ اس جگہ کا ان کو دخل دلایا جائے۔ اور بیس ہزار روپیہ ان کو اس مکان کا ہرجانہ دلایا جائے جو اس جگہ پر بنا ہوا تھا۔ درخواست میں مستری عبد الکریم و فضل کریم نے لکھا تھا۔ کہ چونکہ ہم مفلس ہیں۔ اور بائیس ہزار روپیہ کے دعوے کا کورٹ فیس جو بارہ سو روپیہ ہے ہم ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم کو مفلسی میں بغیر کورٹ فیس ادا کرنے کے دعوے چلائے جانے کی اجازت دی جائے۔ تحقیقات کے لئے پہلے یہ درخواست تحصیلدار صاحب امرتسر کے پاس عدالت صاحب سینئر سب جج بہادر گورداسپور سے بھجوائی گئی۔ وہاں سے رپورٹ آئی تھی کہ مستریان مذکور مفلس نہیں ہیں۔ اور دعوے کا کورٹ فیس ادا کر سکتے ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد مستریان عبد الکریم و فضل کریم نے بعدالت جناب لالہ پرشوتم داس صاحب سینئر سب جج بہادر گورداسپور مزید ثبوت پیش کرنے کی استدعا کی۔ چنانچہ صاحب سینئر سب جج بہادر نے فریقین کا مزید ثبوت لینے کے بعد ۱۰ جولائی ۳۷ء کو وکلائے فریقین کی بحث سماعت فرمائی۔ اور آج مورخہ ۱۲ جولائی ۳۷ء کو گورداسپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صاحب سینئر سب جج بہادر گورداسپور نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ مستری عبد الکریم و فضل کریم مفلس نہیں ہیں۔ وہ کورٹ فیس ادا کر سکتے ہیں۔ اور جو درخواست بصیغہ مفلسی بغیر کورٹ فیس ادا کرنے کے مقدمہ چلائے جانے کی مستریوں نے دی تھی۔ وہ صاحب سینئر سب جج بہادر نے نامنظور فرمائی ہے۔

مستریوں کی یہ درخواست جو انہوں نے بصیغہ مفلسی مقدمہ چلائے جانے کے لئے دی تھی۔ اس میں (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حسب ذیل اصحاب کو مدعا علیہ بنایا تھا۔ (۴) صدر انجمن احمدیہ (۵) جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ (۶) جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ (۷) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن (۸) جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (۹) ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری (۱۰) جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۱۱) ایڈیٹر الفضل (۱۲) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ (۱۳) جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ (۱۴) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔

سوائے صدر انجمن احمدیہ کے دیگر حضرات کے خلاف مستریوں نے اس بنا پر درخواست دی تھی۔ کہ کسی نے تقریراً اور کسی نے تحریراً ان کی مخالفت کی تھی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب انڈین ملٹری ہاسپٹل ملتان چھاؤنی بیمار ہیں دوست ان کی شفا عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اخوند محمد عبد القادر ایم۔ اے ملتان (۲) میرے چھوٹے بھائی میاں ابراہیم خان صاحب کی بیوی بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے احباب [illegible] صحت [illegible] کے لئے دعا [illegible] عبد الحمید خان [illegible]

درس القرآن کے متعلق اعلان

جیسا کہ گذشتہ سال درس قرآن کریم اور درس صرف و نحو کا انتظام ہوا تھا۔ اس سال بھی نظارت تعلیم و تربیت کی نگرانی میں اس کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ ہر دو درس ۱۲ اگست ۱۹۳۷ء سے شروع ہو کر ۲۲ ستمبر ۱۹۳۷ء تک جاری رہیں گے۔ اور مسجد اقصےٰ میں ہوا کریں گے۔ جو بیرونی احباب فرصت نکال کر یا رخصت لے کر ان درسوں میں شریک ہو سکتے ہوں۔ وہ ضرور شریک ہوں۔ خصوصاً وہ دوست ضرور شریک ہوں جو گذشتہ سال شریک ہوئے تھے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ

کانگرسی وزارتیں کیا طریقِ عمل اختیار کرینگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس نے وزارتیں قبول کرنے کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ اور جہاں جہاں کانگرس کو اکثریت حاصل ہے۔ وہاں کانگرسی وزارت مرتب کرنے کی ذمہ داری اٹھا رہے ہیں۔ اور بہت جلد کانگرسی وزیر اعظم اپنے حسب منشاء دوسرے وزیر منتخب کر کے میدانِ عمل میں اتر آئینگے اس وقت جو چیز خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کانگرسی وزرائے اعظم کسی غیر کانگرسی کو بھی اپنا شریک کار بناتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور پنجاب کی یونینسٹ پارٹی نے باوجود بڑی بھاری اکثریت رکھنے کے اقلیتوں کے نمائندوں کو وزارت میں شریک کر کے جو مثال قائم کی ہے۔ اس سے کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یا نہیں۔

کانگرس کے سابق صدر بابو راجندر پرشاد نے اس بارے میں پریس کے نمائندوں کو حال میں جو بیان دیا ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ نہایت مایوس کن ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ قوم پرست جو کانگرسی خیالات سے متفق نہیں۔ وزارتوں میں لیئے جائیں گے۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ جن صوبوں میں کانگرس کی اکثریت ہے۔ وہاں ایسا سوال پیدا ہو۔ کانگرسی کابینوں میں وُہی لوگ شامل ہوں گے۔ جو کانگرس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تمام ملکوں کا اصول ہے۔ کہ جہاں کسی پارٹی کی اکثریت نہ ہو۔ وہاں اس کو وزارت میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ گویا کانگرس ان صوبوں میں جہاں اس کے ممبروں کی اکثریت ہے۔ کسی غیر کانگرسی کو خواہ وہ ملک اور قوم کی خدمت کرنے کی کتنی ہی قابلیت رکھتا ہو۔ قطعاً موقعہ نہیں دے گی۔ اور اس سے کم درجہ کی قابلیت رکھنے والے کانگرسی کو اس پر صرف اس لئے ترجیح دے گی۔ کہ وہ کانگرس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر ایسا ہی کیا گیا۔ تو جہاں اقلیتوں کو بجا طور پر یہ شکوہ پیدا ہو گا۔ کہ حکومت میں انہیں اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشاں رہنے کا کوئی موقعہ نہ ملے گا اور وہ کلیتہً کانگرس کے رحم پر ہوں گی۔ وہاں پنجاب کی یونینسٹ پارٹی یہ بھی کہہ سکے گی۔ کہ اس نے پہلے ہی قدم میں کانگرس کو مات دے دی۔ یونینسٹ پارٹی اگر چاہتی تو اپنی ہی پارٹی تک تمام وزارتیں محدود رکھتی۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ دوسری پارٹیوں میں سے بھی وزراء کو منتخب کیا۔

پھر چونکہ یونینسٹ پارٹی کا دعوےٰ ہے۔ کہ صوبہ پنجاب میں اس کا تعمیری پروگرام ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کانگرس کا۔ اس لئے اہلِ ملک کے لیئے یہ اندازہ لگانے میں نہایت آسانی ہو جائے گی۔ کہ اپنے اپنے حلقۂ عمل کے اندر کونسی پارٹی زیادہ مفید۔ اور زیادہ نفع بخش ثابت ہو رہی ہے۔ اور اس وجہ سے دونوں پارٹیوں میں مسابقت کی جو رُوح پیدا ہو گی۔ اس سے ملک کو بہت فائدہ پہونچنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

پنجاب کی یونینسٹ پارٹی اسی نقطۂ نگاہ سے کانگرس کے فیصلہ کا بخوشی خیر مقدم کر رہی ہے۔ جیسا کہ اس پارٹی کے چیف سکرٹری کے اعلان سے ظاہر ہے۔

کانگرسی وزارتوں کے لئے ایک بہت مشکل کام اقلیتوں کے ساتھ دادرسی ہے۔ اور یہ اور زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ اگر مسلمانوں میں سے کسی کو وزارت میں نہ لیا گیا۔ اس وقت تک کا تجربہ اگرچہ نہایت مایوس کن ہے کانگرس نے تمام ہندوستانیوں کی نمائندگی کا ادعا کرنے کے باوجود کبھی اکثریت کے مقابلہ میں اقلیتوں سے انصاف کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لیکن آئندہ کے متعلق اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک واقعات سامنے نہ آ جائیں۔ البتہ یہ کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کانگرسی وزارتیں اپنے صوبوں میں اقلیتوں کے ساتھ پورا انصاف کریں اور انہیں مطمئن کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو نہ صرف ان صوبوں میں ہی ان کی حکومتیں کامیاب سمجھی جائیں گی۔ بلکہ تمام ہندوستان میں ایسی فضاء پیدا ہو جائے گی۔ جو کانگرس کا اعتماد بڑھانے کے لئے نہایت سازگار ہو گی۔ اور کانگرس ہر طبقہ۔ اور ہر مذہب وملت کے لوگوں میں رسوخ پیدا کرے گی۔ اس کے برعکس طریقِ عمل اختیار کرنے سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے۔

اچھوت کس طرح مساوات حاصل کر سکتے ہیں؟

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ایک مشہور غیر برہمن لیڈر مسٹر ای۔ وی راما سوامی نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"اگر دُنیا میں کوئی ایسا مذہب ہے۔ جو عقل کے مطابق ہے۔ اور صحیح اخوت پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ تو وُہ اسلام ہے"

اس کے بعد مقرر نے ہندو مذہب میں چھوت چھات کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ "اگر ہریجن جاتی ہندوؤں کے ظلم وستم سے خلاصی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے حلقہ بگوش اسلام ہو جانا چاہیئے"

ہندو جاتی کے ایک واقف کار اور قابل انسان کا اچھوتوں کو یہ مشورہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں جہاں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ صحیح اخوت پیدا کرنے میں صرف اسلام ہی کامیاب ہوا ہے۔ وہاں اس بات کا بھی اعتراف موجود ہے۔ کہ ہندو دھرم سے وابستہ رہنے کی صورت میں اچھوت انسانی مساوات حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ بات اچھوتوں پر بھی اچھی طرح واضح ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کی طرف سے اس بارے میں بہت کوتاہی ہو رہی ہے۔ انہوں نے اچھوت اقوام کو حلقہ بگوش اسلام بنانے کے لئے ابھی تک منظم کوشش نہیں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ محمود ایدہ اللہ کی حقانیت

پر

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شہادت

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالےٰ کی یہ سنت جاری وساری ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ نے اپنا کوئی نبی اور مامور مبعوث کیا۔ اس وقت جہاں اس الٰہی سلسلہ کو مٹانے کے لئے تمام بیرونی طاغوتی طاقتیں برسرپیکار آگئیں۔ وہاں اندرونی منافق بھی اپنا سارا زور صرف کرنے لگے۔ تا کسی طرح اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت پراگندہ اور منتشر ہو کر رہ جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے اس اٹل قانون کے مطابق کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ جماعت مومنین ہی ہمیشہ کامیاب اور غالب رہی۔ اور معاندین وحاسدین سلسلہ ربانیہ خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی بری طرح ناکام ہوتے رہے۔

اس کے لئے میں قارئین کو دور نہیں لے جانا چاہتا۔ ابھی کل کی بات ہے جبکہ ھموا بما لم ینالوا کے مصداق کچھ لوگوں نے سیدنا حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسی عظیم الشان ہستی کو خلافت کے جلیل القدر منصب سے معزول کرنے کے لئے خفیہ اور علانیہ ریشہ دوانیاں شروع کیں۔ اور ابھی تک وہ بہت سی ہستیاں موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھا۔ کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایک ہی ڈانٹ نے معاندین کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کی دوبارہ بیعت کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر جو تقریر فرمائی۔ اس کے بعض حصص اس وقت پیش کئے جاتے ہیں جبکہ بعض لوگوں نے پھر اسی رنگ میں سرکشی اور بغاوت اختیار کی ہے۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں۔ "تم کان کھول کر سنو اگر اب بھی اس معاہدہ کے خلاف کروگے تو اعقبھم نفاقاً فی قلوبھم کے مصداق بنوگے۔ میں نے یہ تمہیں کیوں سنایا۔ اس لئے کہ تم میں سے بعض نافہم ہیں۔ جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ۔ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کروںگا ..... میرا ایک دوست مجھ سے کہتا تھا۔ کہ تم آگوں کو دباتے ہو بجھاتے نہیں۔ میں نے کہا جلد باز بھلا میرا وزیر ہوسکتا ہے۔ ہم نے آگوں کو دبا کر بھی بجھاتے دیکھا ہے ..... مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ میں اعوجاج دیکھو۔ تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو۔ کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنی سمجھاؤگے اگر میں گندہ ہوں۔ تو یوں دعا مانگو۔ کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ پھر دیکھو دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو اور دعا کرو۔ اور پھر دعا کرو۔ میں فروری گویا ۹ ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں۔ اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ اس پر رحم کرو۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں پھر۔ پھر۔ پھر کرتا ہوں۔ کہ آپس کے تباغض وتحاسد کو دور کردو۔ یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو۔ جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرتا ہے وہاں خرچ کرو اور اللہ سے اس کا فضل چاہو۔ تمہارے وعظوں کا اثر مجھ بڈھے پر نہیں ہوگا۔ ادب کو ملحوظ رکھ کر ہر ایک کام کرو..... بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔ مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے..... میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا۔ کہ شائد وہ سمجھیں۔ پھر سمجھ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۰ تا ۱۲)

پھر فرماتے ہیں:۔ "جیسا میں نے ابھی کہا ہے۔ یہ رفض کا شبہ ہے۔ جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہوگیا۔ کوئی کہتا ہے خلیفہ کرتا ہی کیا ہے لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی۔ جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں۔ جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں۔ اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں۔ کہ خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مرجاؤنگا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کردیگا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دوگے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے..... تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو میرے پیچھے آئیگا۔ اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

مذکورہ بالا اقتباسات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بعد آنے والا خلیفہ خدا کا کھڑا کیا ہوا خلیفہ ہوگا۔ بڑی شان وشوکت کے ساتھ آئیگا۔ اس کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والے اور اس پر اعتراض کرنے والے منافق ہوں گے ان کو توبہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ خالد بن ولید جیسوں سے مرتدوں کی مانند سزا پائیں گے اور اس کو معزول کرنے کا دعوےٰ صرف بڑ ہوگی جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں جب حضرت خلیفہ اول رضؓ رحلت فرما گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو جو "حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کے نظیر"۔ اولوالعزم۔ فضل عمر۔ بشیر ثانی۔ سخت ذکی اور فہیم۔ کان اللہ نزل من السماء۔ مظہر الاول والآخر۔ فخر رسل۔ نزول رحمت کے باعث۔ قوموں میں شہرت پانے والے۔ اسیروں کی رستگاری کے موجب اور قوموں کو برکت دینے والے کو خود کھڑا کیا۔ ہاں یہی وہ خلیفہ ہے جو پسر موعود اور مصلح موعود بھی ہے۔ اور جسے حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ایک دفعہ اپنی لمبی بیماری میں جب وصیت لکھوائی۔ تو اپنے بعد اس کو اپنا جانشین لکھوایا تھا۔ (دیکھو حقیقت اختلافات صفحہ ۵۹ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب۔ پھر یہ وہ خلیفہ ہے جسے حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ان الفاظ میں پسر موعود قرار دیا۔ "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم میاں صاحب کو اس واسطے خاص طرز سے ملا کرتے۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ کہ وہ پسر موعود ہیں"۔ (پسر موعود مصنفہ پیر منظور محمد صاحب لودھیانوی)

اب بھی اگر کوئی ان واقعات اور حقائق کو پڑھ کر حق پوشی سے کام لیتا ہے۔ تو وہ اپنے تئیں ابیٰ واستکبر کا مصداق قرار دیتا ہے صفت ملکیت کا حامل نہیں۔ اور یقیناً اسی طرح ناکامی کا مونہہ دیکھے گا جس طرح مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء مباہلہ والے۔ بابی اور احرار دیکھ چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق پیشگوئی

پر

تحریری مناظرہ

احباب کو یاد ہوگا۔ کہ جب ماہِ مئی میں آریہ سماج قادیان نے بعض دریدہ دہن پنڈتوں کو بلا کر بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دلوائیں۔ تو ہم نے ان کے اس طرزِ عمل پر احتجاج کیا۔ اور ان کے پنڈت شانتی پرکاش صاحب کی علمی قابلیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اعتراضات کے جواب دینے کے بعد لکھا تھا:۔

"بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ یا کوئی اور آریہ پنڈت ہمارے ساتھ اس پیشگوئی (درباره پنڈت لیکھرام صاحب) کے متعلق تحریری مناظرہ کرلیں۔ فریقین کے نو پرچے ہونگے پانچ مدعی کے۔ اور چار معترض کے۔ ہر مناظر کا فرض ہوگا۔ کہ اپنا خوشخط پرچہ اردو میں فریقِ مخالف کو اس کے جواب کے پہونچنے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر پہونچا دے۔ اور بعد ازاں یہ تمام پرچے فریقین کے خرچ پر طبع کردیئے جائیں"

(الفضل ۱۸ - مئی ۱۹۳۷ء)

اس مضمون کے جواب میں پنڈت شانتی پرکاش صاحب نے اخبار "پرکاش" ۴ر جولائی ۱۹۳۷ء میں ایک مضمون "الفضل کی غلط بیانیوں کا بھانڈا پھوڑ" کے عنوان سے لکھا۔ مضمون آریہ سماجی تہذیب کا مرقع اور غلط بیانیوں کا مجموعہ ہے مگر چونکہ پنڈت صاحب نے آخر میں لکھا ہے۔ کہ میں تحریری مناظرہ کے چیلنج کو منظور کرتا ہوں۔ اس لئے ہم پنڈت صاحب کی غلط بیانیوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ پنڈت صاحب بجائے نو یا گیارہ پرچوں کے دس پرچے مانتے ہیں۔ تاکہ آخری پرچہ آریہ مناظر کا ہو۔ حالانکہ ان کا ضمیر بھی مانتا ہے۔ کہ یہ طریق خلافِ اصول ہے۔ پہلا اور آخری پرچہ مدعی کا ہوتا ہے۔ ہاں ہم یہ شرط زائد کردیتے ہیں۔ کہ آخری پرچہ میں کسی نئی دلیل کے پیش کرنے کا حق نہ ہوگا۔ امید ہے۔ کہ پنڈت صاحب اس معقول بات کو قبول کرکے اخبار "پرکاش" میں اس کا اعلان کردیں گے۔ تاکہ مناظرہ شروع ہوجائے۔

ہمیں توقع ہے۔ کہ پنڈت صاحب مناظرہ میں بہر حال متانت۔ اور شائستگی کو مدنظر رکھیں گے۔ اب صرف اتنی سی بات ہی باقی ہے۔ کہ پہلا اور آخری پرچہ مدعی کا ہو۔ اور یہ اصولِ مناظرہ میں مسلّم قانون ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ پنڈت شانتی پرکاش صاحب اب مناظرہ سے گریز کرسکیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ قادیان

اعلان

احباب کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ موجودہ فتنہ کے بانیان شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ منشی فخر دین صاحب ملتانی۔ اور حکیم عبد العزیز صاحب جو جماعت سے علیحدہ ہیں۔ ان کے ساتھ تعلقات رکھنے ممنوع ہیں۔ جن دوستوں کا ان کے ساتھ لین دین ہو۔ وہ نظارت ھذا کے توسط سے طے کروائیں۔ ناظر امور عامہ

بوڈاپسٹ ہنگری میں یوم تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبات تحریک جدید پر

ہنگری کے احمدیوں کا لبیک

از مولوی محمد ابراہیم صاحب ناقر بی۔ اے انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

تحریک جدید

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان کی مقدس بستی میں احرار نے اس غرض سے ایک کانفرنس کی۔ کہ وہ احمدیت کو مٹا دیں۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ احمدیت کو مٹانے والے خود مٹ گئے۔ اور وہ پودا جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔ بڑھتا گیا۔ یہانتک کہ ایسے ممالک میں جہاں پہلے احمدیت کا نام لینے والا کوئی نہ تھا۔ اب ایسے لوگ ملتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود صبح و مسا پڑھنے والے ہیں اور احمدیت کی خاطر اور اسلام کی ترقی کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت جماعت کے سامنے تحریک جدید کے مطالبات کے رنگ میں ترقی کا میدان کھول دیا۔ حضور نے نوجوانانِ جماعت سے اپیل کی۔ کہ وہ زندگیاں وقف کرتے ہوئے غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام کی غرض سے نکل جائیں۔ چنانچہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کئی نوجوانوں نے عمل کیا۔ اور آج بہت سارے ممالک میں احمدیت کا پرچم لہلہا رہا ہے۔

بوڈاپسٹ مشن

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک باہمت نوجوان ایاز کو جس نے احمدیت کی اشاعت کا عزم کرتے ہوئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔ سرزمین ہنگری میں روانہ فرمایا۔ اور اس نے ایک سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مخلصین کی ایک جماعت جو اشاعتِ اسلام۔ اور احمدیت اپنا نصب العین سمجھتی ہے۔ قائم کردی۔ اس جماعت کے احباب ہنوز تحریک جدید کے مطالبات سے ناواقف تھے۔ اس دفعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۳۱ر مئی بروز اتوار یوم تحریک جدید منانے کی تجویز ہوئی۔

احباب کا اجتماع

مقررہ دن سے چند روز قبل احبابِ جماعت کی خدمت میں بذریعہ خطوط اطلاع کردی گئی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودہ (۱۹) مطالبات سننے کے لئے جمع ہوجائیں تا احمدیت میں داخل ہوکر قربانیوں کا میدان ان کے سامنے ہو۔ اور وہ حقیقی رنگ میں اشاعتِ احمدیت کرسکیں۔ اور صحیح معنوں میں مسلم کہلا سکیں۔ چنانچہ احبابِ جماعت میں سے وہ لوگ جو اس روز تشریف لا سکتے تھے۔ تمام تشریف لائے۔ بعض احباب جو اپنی مجبوری کی وجہ سے نہ آسکتے تھے۔ انہوں نے قبل از وقت اطلاع کردی۔ غرض سوائے ان لوگوں کے جن کے آنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ تمام احباب تشریف لائے۔

مجھے اس روز بخار تھا۔ اور خیال تھا۔ کہ ممکن ہے۔ یوم تحریک جدید کے موقعہ پر احباب کے سامنے مطالبات صحیح طور پر اور واضح رنگ میں پیش نہ کرسکوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس روز فوق العادت طور پر اپنا فضل نازل فرمایا۔ اور مجھے توفیق دی۔ کہ میں تین گھنٹے تک تمام مطالبات احباب کے سامنے رکھ سکا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید

گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ برادرم Kalman [illegible] Szega. نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد تمام احباب کو کاغذ اور پنسل تقسیم کیا گیا۔ تا وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبات کو نوٹ کرتے جائیں۔ اور آئندہ کے لئے یاد رکھیں۔ چنانچہ تمام احباب ہر مطالبہ کو اپنے الفاظ میں نوٹ کرتے رہے۔ اور اب ہر ایک کے پاس وہ مطالبات محفوظ ہیں۔ اور وہ ان پر عمل پیرا ہونے کی خواہش رکھتے ہیں ۞

ابتدائی حالات مطالبات تحریک جدید

شروع لیکچر میں احباب جماعت کو خاکسار نے بتلایا کہ کس طرح اس تحریک کی ابتدا ہوئی۔ اور کس طرح احرار نے اور حکومت نے کوشش کی کہ جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ اس پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے قربانی کے مطالبات پیش کئے۔ اور مخلصین نے اس پر لبیک کہتے ہوئے عمل کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تحریک جدید کے ماتحت روم بلگریڈ۔ پولینڈ۔ ہنگری۔ جاوا۔ سماٹرا۔ چین۔ جاپان۔ اور جنوبی امریکہ میں مشن قائم ہو چکے ہیں۔ آئندہ بھی جماعت کی ترقی اسی سکیم کے مطالبات پر عمل کرنے پر منحصر ہے۔ اور احباب جماعت کے سامنے یہ مطالبات رکھ کر امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان پر عمل کریں گے۔ نیز احباب جماعت پر یہ بات بھی واضح کی۔ کہ یہ تحریک فرض نہیں بلکہ مرضی پر موقوف ہے۔ اگر چاہیں اس کے مطالبات پر عمل کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی دوست مجبور ہوں۔ تو ان پر کوئی جبر نہیں ۞

سادہ زندگی

سب سے اول سادہ زندگی کا مطالبہ احباب جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے میں نے بتلایا۔ کہ قربانی کرنے کے لئے سب سے اول یہ ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے ماحول کو اس طرح تبدیل کریں۔ کہ ہم میں قربانی کی روح پیدا ہو سکے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان اخراجات کو جو ہم اپنی خوراک پر کرتے ہیں۔ یا لباس پر کرتے ہیں۔ یا سینما اور تھیٹر وغیرہ دیکھنے پر کرتے ہیں کم کر کے یا بالکل بند کر کے اللہ تعالےٰ کے دین پر خرچ کریں۔ چنانچہ سادہ زندگی ایک کھانا۔ لباس میں کمی کی طرف توجہ دلائی اور پھر بتلایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ سینما دیکھنے نہیں جائیگا تھیٹر نہیں جائے گا۔ اس میں کسی کو اختیار نہیں بلکہ یہ حصہ اس مطالبہ کا لازمی اور ضروری ہے ۞

مالی مطالبات

سادہ زندگی کے بعد تحریک جدید کے مالی مطالبات کی طرف آتے ہوئے سلسلہ کے مفاد کے لئے اپنی آمد کا $\frac{1}{5}$ سے $\frac{1}{3}$ حصہ تک بطور امانت جمع کرنے کا مطالبہ۔ دشمن کے گندہ لٹریچر کا جواب دینے کے لئے تحریک چندہ۔ تبلیغ بیرون ہند کے لئے مبلغین روانہ کرنے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے چندہ سکیم خاص تبلیغی اور تبلیغی سروے والے مطالبات کو کھول کر بیان کیا۔ اور بتا دیا کہ کس طرح گزشتہ دو سالوں میں جماعت نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کس قدر شاندار نتائج نکلے ہیں۔ اور بتلایا کہ یہ مالی قربانیاں حقیقت میں کچھ چیز نہیں۔ ہم سے قبل وہ لوگ بھی گزرے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے دین کی خاطر اپنا تمام مال و اسباب لٹا دیا۔ اس وقت جو مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ وہ تو بہت ہلکا ہے۔ اس لئے احباب کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔

وقف رخصت و وقف زندگی تین سال

اس کے بعد وقف رخصت کا مطالبہ جماعت کے سامنے پیش کیا گیا اور بتلایا کہ اس طرح ہمارے امام نے ہمارے سامنے ایک ایسا رستہ کھول دیا ہے۔ جس سے ہم میں سے ہر ایک ثواب میں شامل ہو سکتا ہے اگر آپ لوگ بھی اشاعت احمدیت کر کے ان انعامات کے وارث بننا چاہتے ہیں۔ تو آپ کے لئے دروازہ کھلا ہے۔ ملازم پیشہ احباب اپنے رخصت کے ایام کو وقف کر کے احمدیت کی تبلیغ کریں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ وقف زندگی تین سال کے مطالبہ کو پیش کرتے ہوئے اس شاندار کام کو جو مجاہدین تحریک جدید نے گزشتہ دو سال میں کیا پیش کیا۔ اور احباب جماعت سے خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ لوگ جو ان میں سے کسی پر عمل کرنے کی توفیق رکھتے ہیں عمل کرنے کو نکل کھڑے ہوں ۞

دوسرے مطالبات

اس کے بعد خاکسار نے تحریک جدید کے دوسرے مطالبات وقف رخصت موسمی۔ ریزرو فنڈ۔ صاحب پوزیشن لیکچرار لیکچر دیں۔ پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ طلباء کو قادیان میں روانہ کرنا۔ اپنے بچوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کرنا بیکار لوگوں کا دوسرے ممالک میں نکل جانا یا کم از کم ایک شہر سے دوسرے شہر چلا جانا۔ اپنے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹا کام کرنا۔ قادیان میں مکان بنانا۔ غرض تمام مطالبات ایک ایک کر کے احباب جماعت کو سنائے۔ جنکو انہوں نے نوٹ کر لیا ۞

دُعا

سب سے آخر میں ان لوگوں کے لئے جو مندرجہ بالا مطالبات میں سے کسی میں حصہ نہ لے سکتے تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا آخری مطالبہ دعا کا بیان کیا۔ اور انہیں بتلایا کہ ہمارے لئے ہمارے امام نے ایسا لائحہ عمل تیار کیا ہے۔ کہ ہر شخص اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ دعا کا خانہ رکھ کر ہمارے لئے ثواب میں شامل ہونے کی گنجائش موجود ہے۔ دُعا کی اہمیت۔ اس کا اثر۔ اور اس کی طاقت پر کافی لمبی تقریر کی۔

اس کے بعد ان مطالبات کی اشاعت کے لئے جو تجویز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی تھی۔ کہ دوسروں تک پہونچایا جائے نظمیں کہی جائیں۔ نقشہ جات تیار کئے جائیں۔ سب احباب کے سامنے پیش کئے۔ اور اس تحریک کے مطالبات کے ماتحت جو زبردست نتائج مضمر ہیں ان کو بھی واضح کیا ۞

نتیجہ

دو بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ اور اختتام جلسہ پر مختلف احباب نے اپنے نام لکھوائے۔ جن مطالبات میں وہ حصہ لینا چاہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو تحریک جدید کے مطالبات کی حقیقی روح کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اور صحیح رنگ میں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین

ترقی اسلام

میں ان دوستوں کا جنہوں نے ترقی اسلام کے کام کے لئے نظام سلسلہ کے ماتحت کام کرنے والے غیر احمدی احباب کے نام بھجوائے ہیں شکر گزار ہوں۔ جزاھم اللہ

ان تمام احباب سے جنہوں نے اب تک توجہ نہیں کی دوبارہ التماس ہے کہ ایسے غیر احمدی احباب کے نام و مفصل پتے لکھ کر بھجوا دیں۔ جو ترقی اسلام کے کام میں ہمارے ساتھ مل کر کام کرنے پر آمادہ ہوں سیکرٹری ترقی اسلام

انصار اللہ و سیکرٹریان تبلیغ

ہمیں افسوس ہے کہ باوجود تاکید انصار اللہ سیکرٹریان تبلیغ کی طرف سے ماہوار رپورٹیں نہیں آتیں۔ حالانکہ رپورٹیں بھی ایسی ہی ضروری ہیں۔ جیسا کہ اصل تبلیغ کا کام ہے۔ امید ہے کہ اصحاب متعلقہ آئندہ باقاعدہ رپورٹیں بھجوایا کریں گے ۞ [illegible] ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصۂ عشق و وفا

(از جناب میاں محمد احمد صاحب مظہر کپور تھلہ)

شعلۂ شوقم بخشک و تر گرفت
دُودِ آہم گنبدِ اخضر گرفت

گشت دل خوں خوں ز چشمم شد بروں
سوزِ پنہانم جہاں یکسر گرفت

داستانِ دردِ دل دل با جہاں
بارہا گفت و دگر از سر گرفت

قصۂ ما بر زباںہا اوفتاد
عشقِ ما درسِ وفا از بر گرفت

شیخ از ما آستینش بر فشاند
شائد اندر دہنش اخگر گرفت

گفت رسمِ دوستی را خیر باد
بے دماغی کرد راہِ شر گرفت

ہم نمک خورد و نمکداں را شکست
مسلکِ کفرانِ نعمت بر گرفت

دوش مارا خشمگیں دشنام داد
آخر آوازش رہ منبر گرفت

بر خلافِ ما قلم را بر کشید
از برائے خودکشی خنجر گرفت

از رہِ خود بینی و نابخردی
با بزرگاں خویش را ہمسر گرفت

مبلغِ علمش سراپا گاؤ خورد
دفترِ عقلش ہمہ آذر گرفت

رفت از یاراں بزیرِ ناوداں
جملہ طوفاں رائگاں بر سر گرفت

بر رسوخش حالیا بالد ہمے
مورِ ناچیزے بکہ بال و پر گرفت

دستِ خود خاید ملّایانِ دہر
نصرتِ حق دستِ ما را بر گرفت

مولوی را ایں چہ سودا در سر است
علتِ حرص و ہوا در سر گرفت

دستِ اول شست از ایمانِ خود
مومناں را باز بس کافر گرفت

ہر خسیس و ہر خسے پیکار جو
حجتے ہر کہتر و مہتر گرفت

ہر حریفے حربۂ تکفیر راند
ہم جوازِ قتلِ ما باور گرفت

با چنیں جور و جفا جنگ و جدل
با دلاں مہرِ مسیحا در گرفت

لشکرِ محمود بنگر در زماں
شرق و غرب و اسود و احمر گرفت

بے خطر از رہزناں کالائے ما
دستِ ما تا دامنِ رہبر گرفت

عاشقے تا دل بدلبر سپرد
یادِ احسانش چو دل در بر گرفت

در رہِ او از سرِ دنیا برید
راہِ پیمانش بپائے سر گرفت

نو بنو درسِ وفا گیریم ما
معنیٔ بیگانہ دار دہر گرفت

زار نالی ہا کند چوں عندلیب
ہر کہ سودائے گلے در سر گرفت

وصفِ حسنش سازگار آمد بما
از گل و گلشن دلِ مظہر گرفت

عشق را سیل آمد و از سر گزشت
بس ہمیں ما راست مجمل سرگزشت

دیہات کی ترقی اور اصلاح

صوبہ پنجاب کی زمین نہایت زرخیز۔ یہاں کی آب و ہوا پیداوار زرعی کے واسطے بہت موزوں یہاں کے باشندے کم خرچ محنتی اور جفاکش مگر حالت یہ کہ دیہات میں جہالت اور غربت کا دور دورہ۔ اکثر حالات میں بے بسی اور لاچاری۔ اس معمے کا راز یہ ہے۔ کہ کسان نے زمانہ کی ہوا کے رخ اپنا رخ نہیں بدلا روپیہ پیدا کرنے کی اہلیت اور روپیہ کو صحیح مصرف میں لانے کی قابلیت مفقود ہے۔ بعض علاقوں میں زمینداروں نے رسوم کو اپنے لئے وبالِ جان بنا رکھا ہے اور اس عارضی ہنگامہ خیزی کی عاقبت نااندیشی کے عوض زمین۔ دولت اور عزت کو خیرباد کہہ کر مفلسی ذلت و رسوائی خرید رکھی ہے۔

زمیندار جدید ترقیات سے بے پرواہ کر با وقار زندگی بسر کرنے سے عاجز ہیں۔ ادھر راہنما اور لیڈر ایسے ہیں۔ جو ملک کی اقتصادی پستی اور مفلوک الحالی کی طرف توجہ نہیں کرتے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ زراعت کو ایک معقول امداد کا موقعہ دے کر یہاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کی راہیں نکالی جائیں۔

تھوڑے عرصہ سے حکومت نے دیہات کی اصلاح اور ترقی کی اہمیت کو جانچ کر اس طرف عملی قدم اٹھایا ہے یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ دیہاتی تندرستی۔ خوشحالی اور اطمینان میں حکومت کی اپنی بہتری ہے۔ اور ترقیٔ دیہات کی طرف متوجہ ہونا دوراندیشی پر مبنی ہے۔ فوج کے لئے مضبوط جوانوں کی کثیر تعداد دیہات سے ہی مل سکتی ہے حکومت کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زمین ہی ہے۔ اور اگر دیہاتی ذلت کی گہرائی میں پھنسا رہیگا تو حکومت بھی اپنا کاروبار خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکیگی۔ محکمہ زراعت ایک لمبے عرصہ سے اعلیٰ کاشت اور عمدہ طریقوں کی طرف علمی اور عملی ذرائع سے کسان کی توجہ پھیر رہا ہے۔ اور یہ امر حوصلہ افزا ہے۔ کہ ترقی یافتہ طریقوں سے ان کے اخذ کردہ نتائج کی عوام میں تعلیم دی جارہی ہے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں ترقی یافتہ اقسام گندم کی کاشت کی وجہ سے کسانوں کو تقریباً ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ کا زائد منافعہ ہر سال حاصل ہو رہا ہے۔ اچھی اور عمدہ قسم کی کپاس کی کاشت سے ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ روپیہ اور ترقی یافتہ کماد کی کاشت سے ۹۰ لاکھ روپیہ دیگر فصلوں کی اعلےٰ اقسام معلوم کرنے کے متعلق تجربات کا سلسلہ بدستور جاری ہے

سادہ لوح دیہاتی کے دل پر اس حقیقت کا انکشاف ہو رہا ہے۔ کہ اتحاد ایک برکت ہے امداد باہمی ایک خداداد نعمت ہے۔ کسی شے کی بہم رسانی ہو یا فروخت کامیابی اسی میں ہے کہ مل جل کر کام کیا جائے۔ مل ورتن کی تحریک بہت کامیابی سے چل رہی ہے۔ قرضوں کے لین دین کا معاملہ ہو۔ بچوں اور مستورات کی تعلیم کا مسئلہ ہو یا پرانی رسوم سے نجات حاصل کرنے کا سوال غرضیکہ دیہاتی کی زندگی کے ہر پہلو میں امداد باہمی کے اصول کی پیروی سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

محکمہ اصلاح دیہات کا کام دیہات کی حالت کو سنوارنے کے متعلق سب سے زیادہ نمایاں اور مفید نظر آتا ہے۔ کسان اس بات کو سمجھ رہا ہے کہ رسم و رواج کی جکڑ بندیوں سے آزادی حاصل کرنے میں اچھی اور بہتر زندگی بسر کرنے کا راز ہے۔ رہائشی مکانات میں ہوا اور روشنی اور صفائی کا انتظام کرنا چاہیئے۔ لڑائی اور مقدمہ بازی سے اجتناب کیا جائے بچوں اور مستورات کو صحیح تعلیم دلوائی جائے غرضیکہ ہر وہ بات اختیار کی جائے جس کی وجہ سے لوگوں کی ذہنی۔ مالی اور بدنی زندگی زیادہ آرام اور خوش اسلوبی سے گذرے

حکومت پنجاب نے دیہاتی اصلاح کی طرف ایک نیا قدم اٹھایا ہے۔ پنجاب کے سترا سی گریجوایٹوں یعنی بی اے پاس لوگوں کو دو دو مربعے بطور عطیہ دئے ہیں۔ تاکہ یہ پڑھے لکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت ثانیہ کی صداقت کا ایک زبردست نشان

میں اس صداقت کو کیوں چھپاؤں۔ جو اللہ تعالےٰ نے خلافت ثانیہ کے متعلق ظاہر فرمائی۔ اور اگر میں افترا کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ یا کسی اور غرض نفسانی کے ماتحت۔ تو اللہ تعالےٰ مجھ پر میری بیوی اور بال بچوں پر عذاب نازل فرما کر تباہ و برباد کرے۔

غالباً ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ میں ضلع لائل پور کے ایک گاؤں چک نمبر ۱۸۳ ج ب میں نائب مدرس مقرر ہوا۔ اس گاؤں میں ایک بھائی نور الدین رہتے تھے۔ (جو اب تک بقید حیات ہیں۔ اور نہائت مخلص اور متقی انسان ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات سن کر زار زار رونے لگ جاتے ہیں۔ ان کو اپنے آقا کے ساتھ نہایت درجہ عقیدت ہے سختی سے سخت مخالفت کے مقابلہ میں ہمیشہ سینہ سپر رہے ہیں) انہوں نے مجھے تبلیغ کرنی شروع کی۔ میں سید ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا۔ اور مجھے اس بات پر ناز تھا۔ مگر حلفاً کہتا ہوں۔ کہ اگر آج اس زندگی کے مقابلہ میں جو مجھے سلسلہ احمدیہ کی بدولت حاصل ہوئی ہے سابقہ زندگی کا مقابلہ کروں۔ تو مجھ پر یہی مثال صادق آئے گی۔ ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ابتداء میں مَیں نے براہین احمدیہ حصہ پنجم کا مطالعہ کیا۔ چونکہ مذہب کے ساتھ کوئی خاص انس نہ تھا۔ اُدھوری ہی چھوڑ دی ایک دن رات کو میں نے چارپائی پر لیٹے ہوئے کتاب اٹھائی۔ اور مطالعہ شروع کیا۔ شاید وہ وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں قبولیت کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ اور میں نے زور شور سے دیگر کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جوں جوں مطالعہ کرتا گیا۔ مجھ پر حقیقت منکشف ہوتی گئی

ایک دن میں نے نہایت انکساری سے برادرم موصوف سے بیان کیا۔ کہ دلائل کے لحاظ سے تو آپ کا دعویٰ سچا ہے۔ اگر کوئی اور ذریعہ صداقت معلوم کرنے کا ہو۔ تو مجھے بتائیں۔ انہوں نے استخارہ کرنے کے لئے کہا۔ میں نے رات کو استخارہ کیا اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک وسیع اور چٹیل میدان میں بہت سے لوگ ایک جانب کھڑے ہیں۔ اُن کے لباس ایسے معلوم ہوتے تھے۔ کہ سر سے لیکر پاؤں تک سفید کفن پہنے بالکل خاموش کھڑے ہیں۔ میں اُن سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہوا انہیں دیکھ رہا ہوں۔ اسی اثنا میں ایک ٹانگہ نہایت تیزی سے چلتا ہوا دکھائی دیا۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے مجمع سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہو گیا۔ اس پر صرف دو آدمی تھے۔ ایک کوچوان اور دوسرا نقاب پوش نقاب پوش ٹانگے میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے باآواز بلند پکارا۔ اے دنیا کے لوگو جس نے دریا سے پار اترنا ہو۔ وہ آ جائے۔ جلدی کرو۔ کیا سوچ رہے ہو۔ میں نے دیکھا۔ کہ لوگ بدستور خاموش کھڑے ہیں۔ اور کوئی جواب نہیں دیتا۔ میری قسمت مجھے کھینچ کر ٹانگے کے قریب لے آئی۔ اس نقاب پوش نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور یہ الفاظ فرمائے۔ تم کبڈی کھیلنے میں بڑے بہادر ہو۔ مگر ٹانگے پر چڑھنا تمہارے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ یہ کہا اور مجھے ٹانگے پر کھینچ کر بٹھا لیا۔ ٹانگہ پوری تیزی سے چل پڑا۔ اس پر مجمع میں شور مچ گیا اور لوگوں نے نہایت زور زور سے چلانا شروع کیا۔ شاہ صاحب ہوش کرو۔ جس طرف ٹانگہ جا رہا ہے۔ اس کے آگے ایک نہایت تیز رفتار دریا ہے اور جس پل پر سے ٹانگہ گزرنا ہے۔ وہ تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے لوگوں کے شور سے کان پھٹے جاتے

تھے۔ میں یہ شور سن کر سہم گیا۔ مگر خاموش تھا۔ اسی اُدھیڑ بن میں دریا نظر آنے لگا جس کی روانی کا یہ عالم تھا۔ کہ پانی چلنے کی آواز لحظہ بہ لحظہ تیز ہو رہی تھی۔ آخر جب ہم نزدیک پہنچے۔ تو پل کا نام و نشان تک نہ تھا۔ کوچوان گھوڑا دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ جب گھوڑا دریا میں کودا۔ تو مجھے پل بال کی طرح باریک نظر آیا۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر میں نے آنکھیں بند کر لیں جب آنکھیں کھولیں۔ ٹانگہ دریا کے پار تھا ابھی ہم ٹانگے سے اترے نہ تھے۔ کہ تین چار آدمی چھویوں اور کلہاڑیوں سے ہم پر حملہ آور ہوئے۔ نقاب پوش نے کھڑے ہو کر کہا۔ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے ان الفاظ کا زبان سے نکلنا تھا۔ کہ ان کے ہاتھ سے چھویاں اور کلہاڑیاں گر پڑیں۔ اور وُہ سر جھکا کر اس طرح کھڑے ہو گئے

کہ گویا ان کا جسم شل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد نقاب پوش ٹانگے سے اتر کر ایک جانب روانہ ہو گئے۔ کوچوان نے میری طرف منہ پھیر کر کہا۔ آپ مجھے نادان معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے انکساری سے عرض کی۔ فرمایئے۔ کہنے لگا جانے والے شخص نے تمہارے ساتھ کتنا نیک سلوک کیا۔ دریا سے پار اتارا جس کا پل بال سے باریک اور تلوار سے تیز تھا۔ میں یہ سن کر دوڑ پڑا۔ کہ اس بزرگ کو دیکھ تو لوں شاید پھر کبھی کسی آڑے وقت کام آئے۔ میں نہایت تیزی سے دوڑ کر دایاں بازو پکڑ کر نقاب اٹھانا ہی چاہتا تھا۔ کہ خواب کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ اور میں اسی خواب میں دوسرا سین دیکھنے لگا۔ کہ ایک کھلے بازار میں جو کسی گاؤں کے بیچ میں سے جاتا ہے۔ دائیں طرف بازار کے ساتھ ایک بیٹھک میں بیٹھا کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ بے تحاشا دوڑے چلے جاتے ہیں سینے میں دم نہیں سماتا۔ میں یہ دیکھ کر بازار

قوت مردمی کی برقی مشین

وٹیلک

جس سے

ساٹھ سالہ بوڑھے بھی

فولادی طاقت حاصل کرسکتے ہیں

شہر و دیہات ہر جگہ استعمال ہوسکتی ہے

نمائش او مفصل حالات مفت طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے محصولڈاک

پتہ

ڈاکٹر ایم اسماعیل ۳۴ میکلوڈ روڈ بالمقابل کشمیر بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آیا۔ اور پوچھنے لگا۔ کہ کہاں جلتے ہو۔ مگر لوگ دوڑے جاتے اور کہتے جاتے دوڑو دوڑو۔ میں نے ایک آدمی سے پوچھا خدا کے لئے کچھ تو بتاؤ۔ اس نے کہا خلیفہ ثانی کا لیکچر ہے۔ میں نے کہا حضرت عمر فاروق کا۔ اس نے کہا نہیں محمود کا۔ میں حیران رہ گیا کہ یہ کون بزرگ ہیں (میں اس وقت تک خلیفہ ثانی کے الفاظ نہیں جانتا تھا۔ کہ کس کے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں۔) میں دوڑ پڑا اور بہت جلدی ایک مکان میں گھس گیا۔ لوگوں کا اسقدر انبوہ کثیر تھا۔ کہ بیٹھنے کے لئے جگہ تنگ ہو رہی تھی۔ جوں جوں اس مکان میں داخل ہوتے گئے مکان وسیع ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ جدھر نظر اٹھتی تھی۔ سوائے آدم زاد کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ آخر کار ایک بزرگ سٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے نہایت رقت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ یہ نظارہ اس قدر دلکش تھا۔ کہ ہر طرف سے سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ لیکچر نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ اور لوگ دروازے سے نکلنے شروع ہو گئے۔ ایک شخص نے بلند آواز سے اعلان کیا۔ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کھانا تیار ہے۔ کھا کر جائیں۔ میں یہ اعلان سن کر دروازے سے جب باہر نکلنے لگا۔ تو میری ٹانگ دروازے کے چھوٹے رخ پھنس گئی۔ اور لوگ نیچے اوپر سے کودنے لگے۔ ایک شخص سبز پوش جو نہایت خوش شکل تھا۔ تیزی سے دوڑتے ہوئے میرے پاس آیا۔ اور میری ٹانگ دروازے سے نکالی۔ (جب میں قادیان میں آیا تو حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب کو دیکھا اور میرا اطمینان ہو گیا۔ کہ وہ آپ ہی بزرگ تھے) ہم کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ اور میرے ساتھ بالمقابل بھائی نور الدین صاحب بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے میں نے شدت پیاس محسوس کی۔ اور پانی مانگا۔ بھائی صاحب فرمانے لگے۔ تمہارے پاس نلکا لگا ہوا ہے۔ وہاں سے پی لو

جب میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو تمام لوگوں کے پاس نلکے لگے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک اپنے اپنے نلکے سے پانی پی رہا تھا۔ میں نے بہتیری کوشش کی۔ کہ نلکے سے پانی نکالوں۔ مگر ناکام رہا۔ اور پانی نہ پی سکا میں نے بھائی نور الدین صاحب سے کہا میرے نلکے میں پانی نہیں۔ انہوں نے جب نلکہ چلایا۔ پانی زور سے چلنے لگا۔ لیکن میں اپنے ارادے میں ناکام رہا اسی قسمت آزمائی میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے بیدار ہو کر نہایت شدت سے پیاس محسوس کی۔ صبح اٹھ کر میں نے برادرم نور الدین سے خواب بیان کیا۔ انہوں نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا فوٹو دکھایا۔ اور میں دیکھتے ہی پہچان گیا۔ کہ یہی بزرگ ہیں۔ جنہوں نے میری رہنمائی کی تھی۔

اس کے بعد جب مجھے یہ علم ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کے دو فریق ہیں۔ تو پھر کشمکش میں پڑ گیا۔ میں نے دعا کی۔ کہ اے خالقِ کون و مکاں جس طرح تو نے میری پہلے دستگیری فرمائی۔ اور مجھے اپنے فضل سے خود صحیح راستہ بتا دیا۔ اب بھی اپنی رحمت اور شفقت سے میرا ہاتھ پکڑ اور میری دستگیری فرما تا میں بھی اس فریق میں شامل ہو جاؤں جو تیری رضا کے ماتحت ہے۔ دعا کرتے کرتے میں سو گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص چارپائی کی پائنتی کی طرف کھڑا لمبی لمبی کاغذ کی کترنوں کو جلدی جلدی درست کر رہا ہے۔ میری حالت خواب میں بیداری کی تھی۔ اور میں لیٹا ہوا اس کو دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں اس نے دیکھتے دیکھتے دونوں ہاتھوں میں کترنیں پکڑ کر ہاتھ پھیلا دئے۔ میں نے جب دیکھا تو نہایت خوش خط لکھا ہوا تھا (فضل عمر) میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ مگر اس الہامی نام کو نہ میں جانتا تھا۔ کہ بھائی نور الدین صاحب اور دیگر احباب کے سامنے خواب بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ نام میرے پیارے آقا سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہے۔ جس کی بیعت کا شرف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اور جس کی غلامی دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔

یہ میرے پاس امانت تھی۔ اور شائد اسی لئے اب تک شائع نہ کرا سکا۔ کہ منافقین کا فتنہ کھڑا ہونے والا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ کہ اس نشان کو دیکھ کر کوئی اپنے پیارے ایمان کو بچا لے میں اس امانت سے سبکدوش ہوتا ہوں اور مخالفین۔ معاندین و منافقین سے کہتا ہوں۔ کہ یہ درخت خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ یہ بڑھے گا پھلے گا۔ پھولے گا۔ دنیا اس کے سائے میں آرام کرے گی۔ دشمن ذلیل اور حاسد شرمندہ ہوں گے۔ آؤ اپنے ایمانوں کو بچا لو۔ اور ایسے ارادوں سے باز آ جاؤ۔ جو دین و دنیا میں ناکام اور نامراد رکھتے ہیں تمہاری اس وقت تک ہمارے دلوں میں عزت اور وقعت تھی۔ جب تک تم سیدنا محمود ایدہ اللہ کی نظر میں محبوب تھے۔ جب پاک نظر تم پر نہیں ہم سے یہ توقع رکھنا۔ کہ ہم پر تمہاری تعلیوں اور چرب زبانیوں کا اثر ہوگا۔ یہ ایک خیال خام ہے

شیخ عبد المجید صاحب کراچی

نے گذشتہ سال ایک ہزار روپیہ کی رقم سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تجارت کپاس سندھ کیلئے دی تھی۔ اور یہ رقم بھیجنے سے قبل تحریر کیا تھا۔ کہ "یہاں کی ایک احمدی خاتون ایک ہزار روپیہ اس غرض کے لئے دینا چاہتی ہے"۔ اب ان کے فوت ہو جانے کے بعد ان کی بیوہ اس رقم اور اس کے منافعہ کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس روپے پر شیخ صاحب مرحوم کی اہلیہ کے علاوہ کسی اور خاتون کا دعوےٰ ہو۔ تو ان کو چاہیئے کہ ۳۱؍جولائی ۱۹۳۷ء تک اپنا ثبوت دفتر ہذا کو دیں۔ اور اپنے روپے کا ہم سے مطالبہ کریں۔

(خاکسار صاحب مولوی) فرزند علی عفی عنہ
محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ
(قادیان)

آئی ٹون

آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً سرخی آنکھ۔ ناخونہ پھولا جالا۔ روہے۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ پڑبال۔ پلکوں کا گرنا آنکھ کے پردوں کی سوزش۔ کمزوری نظر اور شب کوری (اندھراتا) وغیرہ کیلئے مجرب اور لاثانی دوا ہے

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک

ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

دی آئی ٹون کمپنی A-۳۰ میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص و عقیدت

احمدی جماعتوں کی طرف سے اپنے آقا اور مطاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالیٰ سے اظہار عقیدت و اخلاص اور معاندین خلافت سے اظہار بیزاری کے متعلق چونکہ اس کثرت سے قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ اگر تفصیل کے ساتھ انہیں درج اخبار کیا جائے۔ تو ایک لمبا عرصہ ان کی اشاعت میں لگ جائے گا۔ اس لئے اب صرف جماعتوں کے نام اور ان کی قراردادوں کا کوئی حصہ درج کرنے پر اکتفا کیا جائے گا تاکہ جلد ان کی اشاعت ہو سکے۔

عارف والہ:۔ تمام افراد جماعت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے گہری عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرنے اور خلافت کے وقار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے احترام کو برقرار رکھنے کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ (چراغ دین سکرٹری)

ہوشیارپور:۔ جماعت احمدیہ ہوشیارپور کے تمام افراد حضرت امیر المومنین کے دامن سے وابستگی اپنی نجات کا موجب یقین کرتے ہیں۔ اور اس سعادت پر بجا طور پر فخر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(سید پیر احمد سیکرٹری)

لاہور:۔ جماعت احمدیہ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کو منجانب اللہ تسلیم کرتی ہے۔ اور یقین رکھتی ہے کہ تمام موعودہ دینی و دنیوی کامیابیاں حضور کی خلافت سے وابستگی پر حاصل ہو سکتی ہیں۔

ملک خدا بخش جنرل سکرٹری

محمد آباد سٹیٹ (سندھ) جماعت احمدیہ محمد آباد سٹیٹ (سندھ) کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے ساتھ اپنی کامل عقیدت و ارادت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور پرنور کی خدمت بابرکت میں اپنی ناچیز جانوں کو پیش کرتے ہوئے یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہماری جانیں اور ہمارے اموال حضور پر قربان ہیں اور ہر ارشاد پر اپنی جانوں کو نثار کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ (رحمت اللہ سکرٹری)

گھروہ (ضلع سیالکوٹ) جملہ افراد جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور ہر ارشاد پر اپنے مال و جان عزت و آبرو قربان کرنے کو تیار ہیں۔ (عبد العزیز سکرٹری)

بھوبھٹی:۔ جماعت احمدیہ اپنے واجب الاطاعت امام کے ہر حکم پر مالی و جانی قولی فعلی قربانی کرنے کو تیار ہے اور آئندہ بھی بفضل خدا تیار رہے گی۔ عبد العزیز سیکرٹری

آگرہ:۔ جماعت کے تمام افراد اپنے عزیز امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات سے کامل اخلاص کا اظہار کرتے اور وعدہ کرتے ہیں کہ ہم حضور کے ہر اشارہ پر جانی۔ مالی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ اور حضور کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنے لئے سعادت یقین کرتے ہیں۔ (اللہ دیا)

فیروزپور (۱) ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن فیروزپور کے تمام ممبران حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے کامل عقیدت اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خلیفہ کی اطاعت سے جماعت کی ترقی کو وابستہ یقین کرتے ہیں۔ اور جو لوگ جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان کو ضلوا عن سواء السبیل کا مصداق سمجھتے ہیں۔ عبد الکریم خان سکرٹری۔

(۲) لجنہ اماء اللہ فیروزپور اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں خلوص دل سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضور کی خاطر جان و مال قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے (معصومہ رشیدہ سکرٹری)

سٹھیالی (ضلع گورداسپور) سٹھیالی کے تمام احمدی حضرت امیر المومنین امام الطیبین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو ہر وقت تیار ہیں (محمد شفیع)

گجرات ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات کے تمام ممبران حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی جذبات خلوص کے ساتھ عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک حضور کے ارشاد پر اپنی جان و مال عزت و آبرو پروانہ وار قربان کرنے کو تیار ہیں۔

(محمود الحسن سکرٹری)

سرائے نورنگ (بنوں) جماعت سرائے نورنگ وقار خلافت کے قیام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت کے لئے ہر قسم کی جسمانی اور مالی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ اور منافقین کے اثر و رسوخ کو پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں سمجھتی۔

(صاحبزادہ محمد طیب احمدی)

فیض آباد جماعت احمدیہ ضلع فیض آباد کے جملہ احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عقیدت پیش کرتے ہیں اور حضور کے ہر اشارہ پر جانی و مالی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ (فتح محمد سکرٹری)

لدرون (کشمیر) تمام افراد جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت کو ایک عظیم الشان خلافت یقین کرتے اور حضور کی خدمت میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنا اپنے لئے باعث فخر اور موجب نجات سمجھتے ہیں۔

(محمد یوسف سکرٹری)

لاہور چھاؤنی جملہ افراد جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام تسلیم کرتے ہیں۔ اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری سے احمدیت کی ترقی کو وابستہ یقین کرتے ہیں۔ (علی محمد پریذیڈنٹ)

سرگودھا تمام مرد و زن اور بچے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی مخلصانہ اور کامل اطاعت کا ہدیہ پیش کرتے اور خلافت کی عزت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

(عبد العلی سکرٹری)

نکودر جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور عقیدت کا اظہار کرتی اور حضور کو یقین دلاتی ہے۔ کہ ہم اپنی عزیز سے عزیز چیز خلافت کی عظمت و وقار کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

(عبد العزیز مولوی فاضل)

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا رہتا ہے کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا ہمام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ قیمت مکمل خوراک ایک روپیہ محصول ۸ آنے ملنے کا پتہ:۔ انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدر آباد دکن جماعت احمدیہ

حیدر آباد دکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی بے پایاں عقیدت اور انتہائی جذبہ جان نثاری پیش کرتی اور حضور کو یقین دلاتی ہے کہ خلافت کے وقار کے قیام و بقا کے لئے ہم ہر قربانی کرنے کے لئے

تیار ہیں۔ دستخط سیدہ بشارت احمد امیر جماعت

سیالکوٹ (۱) لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی جملہ ممبرات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے عقیدت کا اظہار کرتی اور نظام خلافت کو اللہ تعالیٰ کا گرانقدر عطیہ یقین کرتی اور ان لوگوں سے جو نعمت غیر مترقبہ کی ناقدری کر کے خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہوئے ہیں دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہیں

(سکینہ بیگم سکرٹری)

(۲) نیشنل لیگ سیالکوٹ کے تمام ممبران خلافت حقہ اور نظام سلسلہ کے ساتھ خلوص دل سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا اور اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے اپنی کیفیت مرضی لکھئے۔ قیمت ہے

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سلطان ولد دریام ذات ملکانہ سکنہ پیل ملکانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۱۰/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۷ ماہ مئی ۱۹۳۷ء

دستخط:۔ چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ قاسم ولد حشمت ذات ملکانہ سکنہ پیل ملکانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۵ ۱۱/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۵ ۵/۳۷

دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ امیر ولد اسماعیل ذات دھرایا سکنہ چک ۱۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۳ ۱/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۷ ماہ مئی ۱۹۳۷ء دستخط:۔

چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپے کی چوڑیاں ہو اگر ان کے سامنے رکھ دو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں ۳؎ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸؍ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی۔ یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی تو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس نسخے سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنے دیتا ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ مضر انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں ضرور تمند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن۔ یو۔ پی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۱۱ جولائی۔ فلسطین کی عرب ہائی کمیٹی نے چار اسلامی حکومتوں کو تار بھیجا ہے جس میں تقسیم فلسطین کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں دوبارہ مداخلت کریں۔ فلسطین کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ بہترین اور زرخیز حصہ یہودیوں کو دے دیا گیا ہے۔ اور وہ حصہ جو عربوں کو دیا گیا ہے پہاڑی ہے اس میں کوئی بندرگاہ نہیں۔

پیکنگ ۱۱ جولائی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ لنگنگائی کے نزدیک چینی اور جاپانی فوجی دستوں میں آدھی رات کے وقت تصادم ہو گیا۔ جس میں مشین گنوں سے بھی کام لیا گیا۔ پانچ گھنٹے کے بعد لڑائی ختم ہو گئی اور صلح کی گفت و شنید شروع ہو گئی لیکن اس کا کوئی خوشگوار نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ لڑائی میں ایک جاپانی افسر ہلاک اور متعدد سپاہی مجروح ہوئے۔ پیکنگ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور پیکنگ ہانکو ریلوے پر ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ آخری اطلاع ہے۔ کہ جاپانی بحری بیڑے نے پھر وانگ پنگ پر گولہ باری کی۔ مزید جنگی جہاز جاپانی بحری بیڑے کی امداد کے لئے پہنچ گئے۔ چینی وزارت نے احتجاجی نوٹ روانہ کیا ہے۔ جس کا جواب نہیں دیا گیا۔ تیسرا جاپانی جنگی بیڑا ابھی وانگ پنگ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی جاپان کی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پیکنگ کے تمام دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ جاپانی فوجوں نے پیکنگ پر زبردست گولہ باری شروع کر دی ہے۔

الہ آباد ۱۱ جولائی۔ ڈاکٹر سید محمود بہار کانگرس لیڈر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کانگرس اپنی عمر کے مشکل ترین مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ نہ تو عوام الناس اور نہ اکابر کو کانگرس کی حکومت کے مستقبل پر اعتماد ہے۔ انہیں اطمینان نہیں۔ کہ کانگرس غیر جانبداری اور قابلیت سے نظم و نسق کو سنبھالے گی

الہ آباد ۱۱ جولائی۔ بابو راجندر پرشاد سے پریس کے نمائندوں نے اور بہت سے سوالوں کے علاوہ یہ سوال کیا۔ کہ کیا وہ قوم پرست جو کانگرسی خیالات سے متفق نہیں۔ وزارتوں میں لئے جائیں گے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ جن صوبوں میں کانگرس کی اکثریت ہے وہاں ایسا سوال پیدا ہو۔ کانگرسی مجالس وزرا میں وہی لوگ شامل ہونگے جو کانگرس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یہ تمام ملکوں کا اصول ہے۔ کہ جہاں کسی جماعت کی اکثریت نہ ہو۔ وہاں اس کو وزارت مرتب کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

پیرس ۱۱ جولائی۔ امریکہ میں ان دنوں سخت گرمی پڑ رہی ہے جس کی وجہ سے ایک سو سے زیادہ انسان ہلاک ہو چکے ہیں۔ پرسوں درجہ حرارت ۹۴ ڈگری تھا۔ ملک کے بعض حصوں کے کارخانے بند رہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس دفعہ گرمی کی شدت نے تمام گذشتہ ریکارڈ مات کر دئے ہیں۔ ایک ہزار آدمی گرمی کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے لاہور کے چند سوشلسٹ اور کانگرسی کارکنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلے میں زبردست ایجی ٹیشن کی جائے۔ اور گورنمنٹ کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ قیدیوں کو چھوڑ دے۔

پشاور ۱۱ جولائی۔ اب جب کہ کانگرس نے صوبوں میں گورنمنٹ قائم کر لی ہے۔ سیاسی اور سرکاری حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ فیڈریشن کے قیام کے متعلق وائسرائے نے جو اندازہ وقت لگایا ہے۔ وہ پورا ہو جائیگا توقع ہے کہ کانگرس اپنی تمام قوتیں فیڈریشن کے قیام کے حق میں استعمال کرے گی۔

الہ آباد ۱۱ جولائی۔ کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اب جب کہ وزارتوں کے سوال کا فیصلہ ہو گیا ہے پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس یورپ جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر وہ کانگرس کے حق میں پراپیگنڈا کریں گے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کے یورپ چلے جانے کے بعد سردار پٹیل قائم مقام صدر ہونگے۔

شملہ ۱۱ جولائی۔ وزیرستان کی جنگ میں افواج برطانیہ کے ایک سو تریسٹھ افسر اور سپاہی ہلاک اور ۴ سو ۸۰ زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک شدگان اور مجروح پٹھانوں کی تعداد ۳ سو ۲۰ اور ۶ سو ۶۰ ہے۔ اس جنگ میں حکومت کا ایک لاکھ روپیہ روزانہ خرچ ہوا ہے۔ فقیر ایپی ابھی تک حکومت کے خلاف پٹھانوں میں پراپیگنڈا کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ سر فیروز خان نون آکسفورڈ یونیورسٹی کونسل کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جنہیں آکسفورڈ یونیورسٹی کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔

طہران ۱۱ جولائی۔ ایران افغانستان عراق اور ترکی کے وزراء خارجہ نے معاہدہ اخوت پر دستخط کر دئے ہیں۔

کانپور ۱۱ جولائی۔ بمبئی جاتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو گذشتہ شب کانپور ریلوے سٹیشن پر پہنچے خان عبدالغفار خان ڈاکٹر اشرف ان کے ساتھ تھے۔ جب گاڑی پہنچی تو لوگوں نے نعرے لگائے۔ اس پر ریلوے کے تھانیدار نے مقامی کانگرسی لیڈر کو گرفتار کر لیا۔ جب پنڈت جی نے اس قصہ کو سنا۔ تو انہوں نے اس جگہ پہنچ کر پانچ مرتبہ "انقلاب زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ اور اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔

پشاور ۱۱ جولائی۔ سرحد اسمبلی کا اجلاس یکم اگست کو منعقد ہو گا۔ ممبروں کی طرف سے مختلف ریزولیوشن موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

امرتسر ۱۱ جولائی۔ گندم سوج ۳ روپے ۵ آنے ادھڑی۔ گھر ۳ روپے ۶ آنے ادھڑی۔ نخود اسوج ۲ روپے ۷ آنے سونا ۵ ۳ روپے ۹ آنے چاندی ۵۲ روپے ۱۲ آنے۔ لاہور۔ گندم اسوج ۳ روپے ۵ آنے ادھڑی

شملہ ۱۱ جولائی۔ میاں سر فضل حسین کی سالگرہ منانے کے لئے جمعہ کی شام کو شملہ میں سر این این سرکار کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سر سکندر حیات خان سر سندر سنگھ۔ سر چھوٹو رام مسٹر منوہر لال ملک خضر حیات خان میاں عبدالحی سر شہاب الدین اور دیگر اصحاب شامل ہوئے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ رائیٹرز کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ابے سینیا میں حبشیوں کی جنگ بدستور جاری ہے۔ اگلے روز ایک ہزار حبشی عورتوں نے جنگ شروع کر دی۔ جنہوں نے کئی مقامات پر اطالوی سپاہیوں پر حملے کئے ہیں۔ جنرل گریزیانی پر ایک اور حملہ ہوا ہے۔ حبشی اطالوی ٹال قطعاً نہیں خریدتے۔ چند شہروں کے بغیر باقی ملک میں بغاوت ہو رہی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی